از عدالتِ عظمیٰ

شریمتی جیا دیوی

بنام

دی سٹیٹ آف بہار و دیگران

تاریخ فیصلہ: 19 جنوری 1996

[مدن موہن پنچھی اور کے وینکٹا سوامی، جسٹس صاحبان]

ملازمتِ قانون:

معاون استاد - حکومت کی ہدایت - ملازمت کا خاتمہ - رٹ پٹیشن - واحد جج کو دوبارہ ملازمت میں ڈالنا کیونکہ اس کا مقصد مخصوص فرد پر لاگو ہونا نہیں تھا - ایک اور استاد جس کی ملازمت ختم کر دی گئی تھیں اسی طرح کی راحت کے لیے عدالت سے رجوع کر رہے ہیں - اسی سنگل جج نے رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا - اس کے علاوہ پچھلے کیس میں دی گئی راحت کو یہ کہتے ہوئے واپس لے لیا کہ اس کا سابقہ حکم درست نہیں تھا - تقرری منسوخ کر دی گئی - کوئی نوٹس نہیں دیا گیا کیونکہ راحت دینے کے وقت سماعت کی گئی تھی - قرار پایا کہ؛ کوئی مخصوص نوٹس جاری نہ ہونے کی وجہ سے حکم منسوخ کر دیا گیا - اس طریقے کے بارے میں سخت تحفظات کا اظہار کیا گیا جس میں سابقہ راحت کو الگ الگ کارروائیوں میں واپس لیا گیا تھا۔

مشق اور طریقہ کار:

رٹ پٹیشن میں راحت دی گئی - اس کے بعد کی رٹ پٹیشن میں راحت واپس لے لیا گیا - کوئی مخصوص نوٹس جاری نہیں کیا گیا - اس طریقے کے بارے میں سخت تحفظات کا اظہار کیا گیا جس میں راحت واپس لیا گیا تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2229، سال 1996۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پٹنہ عدالتِ عالیہ کے 10.4.95 کے فیصلے اور حکم سے سی ڈبلیو جے سی نمبر 13173، سال 1993 میں۔

اپیل کنندہ کے لیے ٹی این سنگھ کے لیے کے ڈی پرساد۔

بی بی سنگھ (ریاست کے لیے) مدعاعلیہ نمبر 1-5 کے لیے۔

مدعاعلیہ نمبر 7 کے لیے این ایس بشت کے لیے منیش مشرا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

فاضل وکلاء کو سنا گیا۔

یہاں اپیل کنندہ شریمتی جیا دیوی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معاون استاد کے طور پر ان کی ملازمت کو 19 فروری 1990 کو ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن، بہار نے ختم کر دیا تھا۔ انہوں نے C.W.J.C نمبر 1397، سال 1990 ہونے کی وجہ سے رٹ پٹیشن میں پٹنہ کی عدالت عالیہ کا رخ کیا جس کی اجازت 28 نومبر 1991 کو اکیلے بیٹھے جسٹس ایس این جھا نے دی تھی۔ یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ معاون اساتذہ کی ملازمت کو ختم کرنے کی حکومتی ہدایات کا مقصد اپیل کنندہ کے معاملے پر لاگو ہونا نہیں تھا۔ اس طرح اسے دوبارہ ملازمت میں ڈال دیا گیا۔ یہاں ساتویں مدعاعلیہ، شری شاماکانت جھا نے رٹ پٹیشن نمبر 13173، سال 1993 میں عدالت عالیہ سے رجوع کیا جس میں موجودہ اپیل کنندہ نے اپیل کنندہ کو ممکنہ طور پر اپنے مقدمے کی حمایت کے لیے اس میں ساتویں مدعاعلیہ کے طور پر پیش کیا تھا۔ یہ اسی فاضل سنگل جج کے سامنے سماعت کے لیے پیش کیا گیا۔ فاضل سنگل جج نے سوچا کہ اس نے اپیل کنندہ کو غلط طریقے سے راحت دی ہے۔ انہوں نے شری شاماکانت جھا کی رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا اور اپیل کنندہ کو دی گئی راحت کو خاص طور پر یہ تسلیم کرتے ہوئے واپس لے لیا کہ اپیل کنندہ کے معاملے میں اس کا سابقہ حکم درست نہیں تھا۔ چونکہ اپیل کنندہ کو فاضل سنگل جج کے حکم کے مطابق بحال کیا گیا تھا، اس لیے اس نے اس غلطی کو درست کرنے کے لیے یہ حکم دیا کہ اس کی تقرری منسوخ کر دی جائے کیونکہ اس کے لیے مزید موقع کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ اس نے اس کے سامنے رکھے گئے معاملے میں اس کی سماعت کی تھی۔ اس مدت کے لیے جب اس نے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اصل میں کام کیا تھا، ریاست کو فاضل سنگل جج نے اسے پہلے سے ادا کی گئی تنخواہ اور الاؤنس وصول کرنے سے روک دیا تھا۔ اس حکم کو اس اپیل میں چیلنج کیا گیا ہے۔

اس بات سے انکار نہیں کیا جاتا ہے کہ عدالت کے ذریعے منظور کیے گئے عدالتی حکم کا قانونی طریقہ کار کا مشاہدہ کرنے کے بعد عدالت کے ذریعے جائزہ لیا جا سکتا ہے یا اسے دوبارہ بلایا جا سکتا ہے جیسا کہ قانون کے ذریعے جائزہ لینے یا دوبارہ کال کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ فوری معاملے میں، عدالت عالیہ نے اس طریقہ کار پر عمل نہیں کیا۔ بلکہ، ایک بالکل الگ کارروائی میں جہاں اپیل کنندہ نہ تو ضروری تھا اور نہ ہی مناسب فریق، جہاں اس کے خلاف کوئی راحت کا دعوی نہیں کیا گیا تھا، وہ پکڑی گئی اور اپنی رٹ پٹیشن میں حاصل ہونے والے فائدے سے محروم ہو گئی۔ ہم، فی الحال، معاملے کی اہلیت پر تبصرہ نہیں کر رہے ہیں، بلکہ صرف اس طریقہ کار پر تبصرہ کر رہے ہیں جو فاضل سنگل جج نے اپیل کنندہ کے حق میں اپنے حکم کو کالعدم قرار دینے میں اپنایا تھا جس میں اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

مسٹر بی بی سنگھ، ریاست بہار کے فاضل وکیل، چندر بنسی سنگھ و دیگران وغیرہ میں اس عدالت کے دو فیصلوں کی طاقت پر۔ بنام ریاست بہار و دیگران وغیرہ[1985] 1 ایس سی آر 579(583) اور ریاست راجستھان بنام گر چرنداس چڈھا[1980 (1) ایس سی سی 250] یہ دلیل دیتے ہیں کہ اگر عدالت عالیہ نے غلطیوں کو درست کیا ہے، یہاں تک کہ ان اختیارات کے استعمال میں بھی جو اس کے پاس نہیں تھے، تو اس عدالت کو آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت دائرہ اختیار کے استعمال میں کوئی مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، ہم معاملے کی اہلیت پر تبصرہ نہیں کر رہے ہیں، کہ آیا عدالت عالیہ کی طرف سے پہلی بار اپیل گزار کے حق میں دیا گیا حکم درست تھا یا نہیں۔ جس طریقے سے حکم کا اثر الگ الگ کارروائیوں میں واپس لیا گیا اس میں ہمیں سخت تحفظات ہیں۔ اپیل کنندہ کو مخصوص نوٹس پر نہیں رکھا گیا تھا کہ اس کے حق میں حکم کو بیان کردہ بنیادوں کے لیے دوبارہ طلب کیا جانا تھا۔ ہم عدالت عالیہ کے اس حکم کو اس حد تک برقرار نہیں رکھ سکتے جس سے اپیل کنندہ متاثر ہو۔ لہذا ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، عدالت عالیہ کے متنازعہ حکم کو اس حد تک کالعدم قرار دیتے ہیں جس سے اپیل گزار متاثر ہوتا ہے۔ جہاں تک اپیل کنندہ کا تعلق ہے، اس کا برا اثر واپس لے لیا گیا ہے۔ اپیل کنندہ کو اس کی لاگت بھی ملے گی۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document